سیدنا عیسیٰ المسیح کی انجیل شریف

۲۷ پاروں میں سے ۸واں پارہ

رسولِ مقبول حضرت پولوس کا اہلِ کرنتھیوں کو تبلیغی خطِ دوئم

رکوع ۱

(۱) پولوس رسول کی طرف سے پروردگار کی رضا سے سیدنا مسیح کا رسول ہے اور بھائی تیمتھیس کی طرف سے پروردگار کی اس جماعت کے نام جو کرنتھس میں ہے اور تمام اخیہ کے سب مقدسوں کے نام۔

(۲) ہمارے پروردگار اور آقا و مولا سیدنا عیسیٰ مسیح کی طرف سے تمہیں مہربانی اور اطمینان حاصل ہوتا رہے۔

رسولِ مقبول حضرت پولوس پروردگار کی شکر گزاری بجالاتے ہیں

(۳) ہمارے آقا و مولا سیدنا عیسیٰ کے پروردگار کی حمد ہو جو رحمتوں کے پروردگار اور ہر طرح کی تسلی کے خدا تعالیٰ ہیں۔ (۴) وہ ہماری سب مصیبتوں میں ہم کو تسلی عطا فرماتے ہیں کہ ہم اس تسلی کے سبب سے جو پروردگار ہمیں بخشتے ہیں ان کو بھی تسلی دے سکیں جو کسی طرح کی مصیبت میں ہیں۔ (۵) کیونکہ جس طرح سیدنا مسیح کے دکھ ہم کو زیادہ پہنچتے ہیں اسی طرح ہماری تسلی بھی سیدنا عیسیٰ کے وسیلہ سے زیادہ ہوتی ہے ۔(۶) اگر ہم مصیبت اٹھاتے ہیں تو تمہاری تسلی اور نجات کے واسطے اور اگر تسلی پاتے ہیں تو تمہاری تسلی کےواسطے جس کی تاثیر سے تم صبر کے ساتھ ان دکھوں کی برداشت کرلیتے ہو جو ہم بھی

سہتے ہیں۔(۷) اورہماری امید تمہارے بارے میں مضبوط ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جس طرح تم دکھوں میں شریک ہو اسی طرح تسلی میں بھی ہو۔(۸) اے دینی بھائیو! ہم نہیں چاہتے کہ تم اس مصیبت سے ناواقف رہو جو آسیہ میں ہم پر پڑی کہ ہم حد سے زیادہ اور طاقت سے باہر پست ہوگئے۔ یہاں تک کہ ہم نے زندگی سے بھی ہاتھ دھولئے۔(۹) بلکہ اپنے اوپر موت کے حکم کا یقین کر چکے تھے تاکہ اپنا بھروسا نہ رکھیں بلکہ پروردگار کا جو مردوں کو زندہ کرتے ہیں۔(۱۰) چنانچہ انہوں نے ہم کو ایسی بڑی ہلاکت سے چھڑایا اور چھڑائیں گے اورہم کو ان سے یہ امید ہے کہ آگے کو بھی چھڑاتے رہیں گے۔(۱۱) اگر تم بھی مل کر دعا سے ہماری مدد کروگے تاکہ جو نعمت ہم کو بہت لوگوں کے وسیلہ سے ملی اس کا شکر بھی بہت سے لوگ ہماری طرف سے کریں۔

(۱۲) کیونکہ ہم کو اپنے دل کی اس شہادت پر فخر ہے کہ ہمارا چال چلن دنیا میں اور خاص کر تم میں جسمانی حکمت کے ساتھ نہیں بلکہ پروردگار کی مہربانی کے ساتھ یعنی ایسی پاکیزگی اور صفائی کے ساتھ رہا جو پروردگار کے لائق ہے۔(۱۳) ہم اور باتیں نہیں لکھتے سوا ان کے جنہیں تم پڑھتے یا مانتے ہو اور مجھے امید ہے کہ آخر تک مانتے رہو گے۔(۱۴) چنانچہ تم میں سے کتنوں ہی نے بھی مان لیا ہے کہ ہم تمہارا فخر ہیں جس طرح ہمارے آقا و مولا سیدنا عیسیٰ کے دن تم بھی ہمارا فخر ہوگے۔

(۱۵)اور اسی بھروسے پر میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ پہلے تمہارے پاس آؤں تاکہ تمہیں ایک اور نعمت ملے۔(۱۶) اور تمہارے پاس ہوتا ہوا مکدنیہ کو جاؤں اور مکدنیہ سے پھر تمہارے پاس آؤں اور تم مجھے یہودیہ کی طرف روانہ کردو۔(۱۷) پس میں نے جو یہ ارادہ کیا تھا تو کیا تلون مزاجی سے کیا تھا؟ یا جن کی سچائی کی قسم کہ ہمارے اس کلام میں جو تم سے کیا جاتا ہے ہاں اور نہیں دونوں پائی نہیں جاتیں۔

(۱۹) کیونکہ ابن اللہ سیدنا عیسیٰ مسیح جن کی تبلیغ ہم نے یعنی میں نے اور سلوانس اور تیمتھیس نے تم میں کی اس میں ہاں اور نہیں دونوں نہ تھیں بلکہ اس میں ہاں ہی ہاں ہوئی۔ (۲۰) کیونکہ پروردگار کے جتنے وعدے ہیں وہ سب ان میں ہاں کے ساتھ ہیں۔ اسی لئے ان کے ذریعے سے آمین بھی ہوئی تاکہ ہمارے وسیلہ سے پروردگار کی بزرگی ظاہر ہو۔ (۲۱) اور جو ہم کو تمہارے ساتھ سیدنا مسیح میں قائم کرتے ہیں اور جس نے ہم کو مسح کیا وہ پروردگارِ عالم ہیں۔ (۲۲) جنہوں نے ہم پر مہرُ بھی کی اور بیعانہ میں روح کو ہمارے دلوں میں دیا۔

(۲۳) میں پروردگار کو گواہ کرتا ہوں کہ میں اب تک کرنتھس میں اس واسطے نہیں آیا کہ مجھے تم پر رحم آتا تھا۔ (۲۴) یہ نہیں کہ ہم ایمان کے بارے میں تم پر حکومت جتاتے ہیں بلکہ خوشی میں تمہارے مددگار ہیں کیونکہ تم ایمان ہی سے قائم رہتے ہو۔

رکوع ۲

(۱) میں نے اپنے دل میں یہ قصد کیا تھا کہ پھر تمہارے پاس غمگین ہو کر نہ آؤں۔ (۲) کیونکہ اگر میں تم کو غمگین کروں تو مجھے کون خوش کرے گا۔ سوا اس کے جو میرے سبب سے غمگین ہوا؟ (۳) اور میں نے تم کو وہی بات لکھی تھی تاکہ ایسا نہ ہو کہ مجھے آکر جن سے خوش ہونا چاہیے تھے میں ان کے سبب سے غمگین ہوں کیونکہ مجھے تم سب پر اس بات کا بھروسہ ہے کہ جو میری خوشی ہے وہی تم سب کی ہے۔ (۴) کیونکہ میں نے بڑی مصیبت اور دلگیری کی حالت میں بہت سے آنسو بہا بہا کر تم کو لکھا تھا لیکن اس واسطے نہیں کہ تم کو غم کو بلکہ اس واسطے کہ تم اس بڑی محبت کو معلوم کرو جو مجھے تم سے ہے۔

معافی کے بارے میں درس

(۵) اور اگر کوئی شخص غم کا باعث ہوا ہے تو میرے ہی غم کا نہیں بلکہ (تاکہ اس پر زیادہ سختی نہ کروں) کسی قدر تم سب کے غم کا باعث ہوا ۔(٦) یہی سزا جو اس نے اکثروں کی طرف سے پائی ایسے شخص کے واسطے کافی ہے۔(۷) پر برعکس اس کے یہی بہتر ہے کہ اس کا قصور معاف کرو اور تسلی دو تا کہ وہ غم کی کثرت سے تباہ نہ ہو۔(۸) اس لئے میں تم سے التماس کرتا ہوں کہ اس کے بارے میں محبت کا فتویٰ دو۔(۹) کیونکہ میں نے اس واسطے بھی لکھا تھا کہ تمہیں آزمالوں کہ سب باتوں میں فرمانبردار ہو یا نہیں۔(۱۰) جسے تم کچھ معاف کرتے ہو اسے میں بھی معاف کرتا ہوں کیونکہ جو کچھ میں نے معاف کیا اگر کیا تو سیدنا مسیح کا قائم مقام ہو کر تمہاری خاطر معاف کیا۔(۱۱) تاکہ شیطان کا ہم پر داؤ نہ چلے کیونکہ ہم اس کے حیلوں سے ناواقف نہیں۔

(۱۲) اور جب میں سیدنا مسیح کی خوشخبری دینے کو تروآس میں آیا اور مولا میں میرے لئے دروازہ کھل گئے۔(۱۳) تو میری روح کو آرام نہ ملا اس لئے کہ میں نے اپنے بھائی ططس کو نہ پایا۔ پس ان سے رخصت ہو کر مکدنیہ کو چلا گیا۔(۱۴) مگر پروردگارِ عالم کا شکر ہے جو سیدنا مسیح میں ہم کو ہمیشہ اسیروں کی طرح گشت کراتےہیں اور اپنے علم کی خوشبو ہمارے وسیلہ سے ہر جگہ پھیلاتے ہیں۔(۱۵) کیونکہ ہم پروردگار کے نزدیک نجات پانے والوں اور ہلاک ہونے والوں دونوں کے لئے سیدنا مسیح کی خوشبو ہیں۔(۱٦) بعض کے واسطے تو مرنے کے لئے موت کی بُو اور بعض کے واسطے جینے کے لئے زندگی کی بُو ہیں اور کون ان باتوں کے لائق ہے؟ (۱۷) کیونکہ ہم ان بہت لوگوں کی مانند نہیں جو پروردگار کے کلام میں آمیزش کرتے ہیں بلکہ دل کی صفائی سے اور پروردگارِ عالم کی طرف سے پروردگار کو حاضر جان کر سیدنا مسیح میں بولتے ہیں۔

رکوع ۳

(۱) کیاہم پھر اپنی نیک نامی جتانا شروع کرتے ہیں یا ہم کو بعض کی طرح نیک نامی کے خط تمہارے پاس لانے یا تم سے لینے کی حاجت ہے؟ (۲) ہمارا جو خط ہمارے دلوں پر لکھا ہوا ہے وہ تم ہو اور اسے سب آدمی جانتے اور پڑھتے ہیں۔(۳) ظاہر ہے کہ تم سیدنا مسیح کا وہ خط ہو جو ہم نے خادموں کے طور پر لکھا۔ سیاہی سے نہیں بلکہ زندہ پروردگار کے روح سے ۔پتھر کی تختیوں پر نہیں بلکہ گوشت کی یعنی دل کی تختیوں پر ۔(۴) ہم سیدنا مسیح کی معرفت پروردگار پر ایسا بھروسا رکھتے ہیں۔ (۵) یہ نہیں کہ بذاتِ خود ہم اس لائق ہیں کہ اپنی طرف سے کچھ خیال بھی کر سکیں بلکہ ہماری لیاقت پروردگار کی طرف سے۔ (٦) جنہوں نے ہم کو نئے عہد کے خادم ہونے کے لائق بھی کیا۔لفظوں کے خادم نہیں بلکہ روح کے کیوں کہ لفظ مار ڈالتے ہیں مگر روح زندہ کرتی ہے۔ (۷) اور جب موت کا وہ عہد جس کے حروف پتھروں پر کھودے گئے تھے ایسی بزرگی ہوئی کہ بنی اسرائیل کے چہرے پر اس بزرگی کے سبب سے جو اس کے چہرے پر تھی غور سے نظر نہ کر سکے حالانکہ وہ گھٹتا جاتا تھا۔ (۸) تو روح کا عہد تو ضروری ہی بزرگی والا ہوگا۔ (۹) کیونکہ جب مجرم ٹھہرانے والا عہد بزرگی والا تھا تو سچائی کا عہد تو ضروری ہی بزرگی والا ہوگا۔ (۱۰) بلکہ اس صورت وہ بزرگی والا اس بے انتہا بزرگی کے سبب سے بے بزرگی ٹھہرئی۔ (۱۱) کیونکہ جب مٹنے والی چیز بزرگی والی تھی تو باقی رہنے والی چیز تو ضرور ہی بزرگی والی ہوگی۔

(۱۲) پس ہم ایسی امید کرکے بڑی دلیری سے بولتے ہیں ۔(۱۳) اور حضرت موسیٰ کی طرح نہیں ہیں جنہوں نے اپنے چہرے پر نقاب ڈالا تا کہ بنی اسرائیل اس مٹنے والی چیزیں کے انجام کو نہ دیکھ سکیں۔ (۱۴) لیکن ان کے خیالات کثیف

ہوگئے کیونکہ آج تک پرانے عہد نامہ کو پڑھتے وقت ان کے دلوں پروہی پردہ پڑا رہتا ہے اوروہ سیدنا مسیح میں اٹھ جاتا ہے۔(۱۵) مگر آج تک جب کبھی حضرت موسیٰ کی کتاب پڑھی جاتی ہے تو ان کے دل پر پردہ پڑا رہتا ہے۔(۱۶) لیکن جب کبھی ان کا دل پروردگار کی طرف سے پھرے گا تو وہ پردہ اٹھ جائے گا۔(۱۷) اور پروردگار روح ہیں اور جہاں کہیں پروردگار کا روح ہے وہاں آزادی ہے۔(۱۸) مگر جب ہم سب کے بے نقاب چہروں سے پروردگار کی بزرگی اس طرح منعکس ہوتی ہے جس طرح آئینہ میں تو اس پروردگار کے وسیلے سے جو روح ہے ہم اسی بزرگی صورت میں درجہ بدرجہ بدلتے جاتے ہیں۔

رکوع ۴

مٹی کے برتنوں میں روحانی خزانہ

(۱) پس جب ہم پر ایسا رحم ہوا کہ ہمیں یہ خدمت ملی تو ہم ہمت نہیں ہارتے۔(۲) بلکہ ہم نے شرم کی پوشیدہ باتوں کو ترک کردیا اورمکاری کی چال نہیں چلتے۔ نہ پروردگار کے کلام میں آمیزش کرتے ہیں بلکہ حق ظاہر کرکے پروردگار کے روبرو ہر ایک آدمی کے دل میں اپنی نیکی بٹھاتے ہیں۔(۳) اور اگر ہماری خوشخبری پر پردہ پڑا ہے تو ہلاک ہونے والوں ہی کے واسطے پڑا ہے۔(۴) یعنی ان بے ایمانوں کے واسطے جن کی عقلوں کو اس جہان کے خدا نے اندھا (یعنی ابلیس نے) کردیا ہے تاکہ سیدنا مسیح جو پروردگار کی صورت ہیں ان کی عظمت کی خوشخبری کی روشنی ان پر نہ پڑے۔(۵) کیونکہ ہم اپنی نہیں بلکہ سیدنا مسیح کی تبلیغ کرتے ہیں کہ وہ مولا ہیں اور اپنے حق میں یہ کہتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰ کی خاطر تمہارے غلام ہیں۔(۶) اس لئے کہ پروردگار ہی ہیں جنہوں نے فرمایا کہ تاریکی میں سے نور چمکے اور وہی ہمارے دلوں میں چمکا تاکہ پروردگار کی بزرگی کی پہچان کا نور

سیدنا عیسیٰ مسیح کے چہرے سے جلوہ گر ہو۔

(۷) لیکن ہمارے پاس یہ خزانہ مٹی کے برتنوں میں رکھا ہے تاکہ یہ حد سے زیادہ قدرت ہماری طرف سے نہیں بلکہ پروردگار کی طرف سے معلوم ہو۔(۸) ہم ہر طرف سے مصیبت تو اٹھاتے ہیں لیکن لاچار نہیں ہوتے۔ حیران تو ہوتے ہیں مگر نا امید نہیں ہوتے۔ستائے تو جاتے ہیں مگر اکیلے نہیں چھوڑے جاتے۔ گرائے تو جاتے ہیں لیکن ہلاک نہیں ہوتے۔(۱۰) ہم ہر وقت اپنے بدن میں سیدنا عیسیٰ کی موت لئے پھرتے ہیں تاکہ سیدنا عیسیٰ کی زندگی بھی ہمارے بدن میں ظاہر ہو۔(۱۱) کیونکہ ہم جیتے جی سیدنا عیسیٰ کی خاطر ہمیشہ کے حوالہ کئے جاتے ہیں تاکہ سیدنا عیسیٰ کی زندگی بھی ہمارے فانی جسم میں ظاہر ہو۔(۱۲) پس موت تو ہم میں اثر کرتی ہے اور زندگی تم میں۔ (۱۳)اور چونکہ ہم میں وہی ایمان کی روح ہے جس کی بابت لکھا ہے کہ میں ایمان لایا اور اسی لئے بولا۔ پس ہم بھی ایمان لائے اور اسی لئے بولتے ہیں۔(۱۴) کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جس نے مولا سیدنا عیسیٰ کو زندہ کیا وہ ہم کو بھی سیدنا عیسیٰ کے ساتھ شامل جان کر زندہ کریں گے اور تمہارے ساتھ اپنے سامنے حاضر کریں گے۔(۱۵) اس لئے کہ سب چیزیں تمہارے واسطے ہیں تاکہ بہت سے لوگوں کے سبب سے مہربانی زیادہ ہو کر پروردگار کی بزرگی کے لئے شکر گزاری بھی بڑھائے۔

ایمان کے سہارے زندگی گزارنا

(۱۶) اس لئے ہم ہمت نہیں ہارتے بلکہ گو ہماری ظاہری انسانیت زائل ہوتی جاتی ہے پھر بھی ہماری باطنی انسانیت روز بروز نئی ہوتی جاتی ہے۔(۱۷) کیونکہ ہماری دم بھر کی ہلکی سی مصیبت ہمارے لئے ازحد بھاری اور ابدی بزرگی پیدا کرتی جاتی ہے۔

(۱۸) جس حال میں کہ ہم دیکھی ہوئی چیزوں پر نہیں بلکہ اندیکھی چیزوں پر نظر کرتے ہیں کیونکہ دیکھی ہوئی چیزیں چند روزہ ہیں مگر اندیکھی چیزیں ابدی ہیں۔

رکوع ۵

(۱) کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جب ہمارا خیمہ کا گھر جو زمین پر ہے گرایا جائے گا تو ہم کو پروردگار کی طرف سے آسمان پر ایک ایسی عمارت ملے گی جو ہاتھ کا بنا ہوا گھر نہیں بلکہ ابدی ہے۔(۲) چنانچہ ہم اس میں کراہتے ہیں اور بڑی آرزو رکھتے ہیں کہ اپنے آسمانی گھر سے ملبس ہوجائیں۔ (۳) تاکہ ملبس ہونے کے باعث ننگے نہ پائے جائیں۔ (۴) کیونکہ ہم اس خیمہ میں رہ کر بوجھ کے مارے کراہتے ہیں ۔اس لئے نہیں کہ یہ لباس اتارنا چاہتے ہیں بلکہ اس پر اور پہننا چاہتے ہیں تاکہ وہ جو فانی ہے زندگی میں غرق ہوجائے۔ (۵)اور جس نے ہم کو اسی بات کے لئے تیار کیا وہ پروردگار ہیں اور انہوں نے ہمیں روح بیعانہ میں دیا۔ (۶) پس ہمیشہ ہماری خاطر جمع رہتی ہے اور یہ جانتے ہیں کہ جب تک ہم بدن کے وطن میں ہیں پروردگار کے ہاں سے جلاوطن ہیں۔(۷) کیونکہ ہم ایمان پر چلتے ہیں نہ کہ آنکھوں دیکھے پر۔(۸) غرض ہماری خاطر جمع ہے اور ہم کو بدن کے وطن سے جدا ہو کر پروردگار کے وطن میں رہنا زیادہ منظور ہے۔ (۹) اسی واسطے ہم یہ حوصلہ رکھتے ہیں وطن میں ہوں خواہ جلاوطن اس کو خوش کریں ۔(۱۰) کیونکہ ضرور ہے کہ سیدنا مسیح کے تخت عدالت کے سامنے جا کر ہم سب کا حال ظاہر کیا جائے تاکہ ہر شخص اپنے ان کاموں کا بدلہ پائے جو اس نے بدن کے وسیلے سے کئے ہوں۔ خواہ بھلے ہوں خواہ بُرے۔

سیدنا عیسیٰ مسیح کے ذریعے پروردگار عالم کے ساتھ دوستی

(۱۱) پس ہم پروردگار کے خوف کو جان کر آدمیوں کو سمجھاتے ہیں اور رب العالمین پر ہمارا حال ظاہر ہے اور مجھے امید ہے کہ تمہارے دلوں پر بھی ظاہر ہوا ہوگا۔(۱۲) ہم پھر اپنی نیک نامی تم پر نہیں جتاتے بلکہ ہم اپنے سبب

سے تم کو فخر کرنے کا موقع دیتے ہیں تاکہ تم ان کو جواب دے سکو جو ظاہر پر فخر کرتے ہیں اور باطن پر نہیں۔(۱۳) اگر ہم بے خود ہیں تو پروردگارِ عالم کے واسطے ہیں اور اگر ہوش میں ہیں تو تمہارے واسطے۔(۱۴) کیونکہ سیدنا مسیح کی محبت ہم کو مجبور کردیتی ہے اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب ایک سب کے واسطے قربان ہوئے تو سب مرگئے ۔(۱۵) اور وہ اس لئے سب کےواسطے قربان ہوئے کہ جو جیتے ہیں وہ آگے کو اپنے لئے نہ جئیں بلکہ اس کے لئے جو ان سب کے واسطے قربان ہوئے اور پھر جی اٹھے۔(۱۶) پس اب سے ہم کسی کو جسم کی حیثیت سے نہ پہچانیں گے۔ہاں اگرچہ سیدنا مسیح کو بھی جسم کی حیثیت سے جانا تھا مگر اب سے نہیں جانیں گے ۔(۱۷) اس لئے اگر کوئی سیدنا مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے۔ پرانی چیزیں جاتی رہیں۔ دیکھو وہ نئی ہوگئیں۔(۱۸) اور سب چیزیں پروردگار کی طرف سے ہیں جنہوں نے سیدنا مسیح کے وسیلہ سے اپنے ساتھ ہمارا میل ملاپ کرلیا اور میل ملاپ کی خدمت ہمارے سپرد کی ۔(۱۹) مطلب یہ ہے کہ پاک پروردگار نے سیدنا مسیح میں ہو کر اپنے ساتھ دنیا کا میل ملاپ کرلیا اوران کی تقصیروں کو ان کے ذمہ نہ لگایا اور اس نے میل ملاپ کا پیغام ہمیں سونپ دیا ہے۔

(۲۰) پس ہم سیدنا مسیح کے ایلچی ہیں۔ گویا ہمارے وسیلہ سے پروردگار التماس کرتے ہیں ۔ ہم سیدنا مسیح کی طرف سے منت کرتے ہیں کہ پروردگار سے میل ملاپ کرلو۔(۲۱) جو گناہ سے واقف نہ تھے انہیں ہی پروردگار نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم ان میں ہو کر پروردگا کی سچائی ہوجائیں۔

رکوع ۶

(۱) اور ہم جو اس کے ساتھ کام میں شریک ہیں یہ بھی التماس کرتے ہیں کہ پروردگار کی مہربانی جو تم پر ہوئی بے فائدہ نہ رہنے دو۔(۲) کیونکہ وہ فرماتے ہیں کہ

میں نے قبولیت کےوقت تمہاری سن لی

اور نجات کے دن تمہاری مدد کی۔

دیکھو اب قبولیت کا وقت ہے ۔ دیکھو یہ نجات کا دن ہے۔(۳) ہم کسی بات میں ٹھوکر کھانے کا کوئی موقع نہیں دیتے تا کہ ہماری خدمت پر حرف نہ آئے۔(۴) بلکہ پروردگار کے خادموں کی طرح ہر بات سے اپنی خوبی ظاہر کرتے ہیں۔ بڑے صبر سے مصیبت سے ، احتیاج سے ، تنگی سے ۔(۵) کوڑے کھانے سے ۔ قید ہونے سے ۔ ہنگاموں سے ۔ محنتوں سے ۔ بیداری سے ،فاقوں سے ۔(۶) پاکیزگی سے ۔علم سے ۔ تحمل سے ۔ مہربانی سے روحِ پاک سے۔ بے ریا محبت ہے۔(۷)کلامِ حق سے پروردگار کی قدرت سے ۔ سچائی کے ہتھیاروں کے وسیلہ سے جو دہنے بائیں ہیں۔(۸) عزت اور بے عزتی کے وسیلہ سے ۔ بدنامی اور نیک نامی کے وسیلہ سے گو گمراہ کرنے والے معلوم ہوتے ہیں پھر بھی سچے ہیں۔(۹) گمناموں کی مانند ہیں تو بھی مشہور ہیں۔ مرتے ہوؤں کی مانند ہیں مگر دیکھو جیتے ہیں ۔مار کھانے والوں کی مانند ہیں مگر جان سے مارے نہیں جاتے ۔(۱۰) غمگینوں کی مانند ہیں لیکن ہمیشہ خوش رہتے ہیں ۔ کنگالوں کی مانند ہیں مگر بہتیروں کو دولت مند کردیتے ہیں۔ ناداروں کی مانند ہیں تو بھی سب کچھ رکھتے ہیں۔

(۱۱) اے اہلِ کرنتھیو! ہم نے تم سے کھل کر باتیں کیں اور ہمارا دل تمہاری طرف سے کشادہ ہوگیا۔ (۱۲) ہمارے دلوں میں تمہارے لئے تنگی نہیں مگر تمہارے دلوں میں تنگی ہے۔ (۱۳) پس میں فرزند جان کر تم سے کہتا ہوں کہ تم بھی اس کے بدلہ میں کشادہ دل ہوجاؤ۔

بُت پرست معاشرہ کے خلاف انتباہ

(۱۴) بے ایمانوں کے ساتھ ناہموار جوئے میں نہ جتو کیونکہ سچائی اور بے دینی میں کیا میل جول؟ یا روشنی اور تاریکی میں کیا شراکت؟ (۱۵)سیدنا مسیح کو بلیعال کے ساتھ کیا موافقت؟ یا ایماندار کا بے ایمان سے کیا واسطہ ؟

(۱۶) اور پروردگارِ عالم کے مقدس کو بتوں سے کیا مناسبت ہے؟ کیونکہ ہم زندہ پروردگار کا مقدس ہیں۔ چنانچہ پروردگار نے فرمایا ہے کہ میں ان میں بسوں گا اوران میں چلوں پھروں گا اور میں ان کا پروردگار ہوں گا اور وہ میری امت ہوں گے۔اس واسطے پروردگار فرماتے ہیں کہ

ان میں سے نکل کر الگ رہو

اور ناپاک چیز کو نہ چھوؤ

تومیں تم کو قبول کرلوں گا۔

(۱۸) اور تمہارا پروردگار ہوں گا

اور تم میری آل ہوگے۔

یہ پروردگار قادرِ مطلق کا ارشاد ہے۔

رکوع ۷

(۱) پس اے عزیزو! چونکہ ہم سے ایسے وعدے کئے گئے آؤ ہم اپنے آپ کو ہر طرح کی جسمانی اور روحانی آلودگی سے پاک کریں اور پروردگار کے خوف کے ساتھ پاکیزگی کو کمال تک پہنچائیں۔

(۲)ہم کو اپنے دل میں جگہ دو۔ ہم نے کسی سے بے انصافی نہیں کی۔ کسی کو نہیں بگاڑا۔ کسی سے دغا نہیں کی۔(۳) میں تمہیں مجرم ٹھہرانے کے لئے یہ نہیں کہتا ہوں کیوں کہ پہلے کہہ ہی چکا ہوں کہ تم ہمارے دلوں میں ایسے بس گئے ہو کہ ہم تم ایک ساتھ مریں اور جیئیں۔(۴) میں تم سے بڑی دلیری کے ساتھ باتیں کرتا ہوں۔ مجھے تم پر بڑا فخر ہے۔ مجھ کو پوری تسلی ہوگئی ہے۔ جتنی مصیبتیں ہم پرآتی ہیں ان سب میں میرا دل خوشی سے بھر جاتا ہے۔

(۵) کیونکہ جب ہم مکدنیہ میں آئے اس وقت بھی ہمارے جسم کو چین نہ ملا بلکہ ہر طرف سے مصیبت میں گرفتار رہے۔ باہر لڑائیاں تھیں۔ اندر دہشتیں ۔(٦) تو بھی عاجزوں کو تسلی بخشنے والے یعنی پروردگارِ عالم نے ططس کے آنے سے ہم کو تسلی بخشی۔ (۷) اور نہ صرف اس کے آنے سے بلکہ اس کی اس تسل سے بھی جو اس کو تمہاری طرف سے ہوئی اور اس نے تمہارا اشتیاق ۔ تمہارا غم اور تمہارا جوش جو میری بابت تھا ہم سے بیان کیا جس سے میں اور بھی خوش ہوا۔(۸) گو میں نے تم کو اپنے خط سے غمگین کیا مگر اس سے پچھتاتا نہیں۔ اگرچہ پہلے پچھتاتا تھا چنانچہ دیکھتا ہوں کہ اس خط سے تم کو غم ہوا۔ گو تھوڑے ہی عرصہ تک رہا۔(۹) اب میں اس لئے خوش نہیں ہوں کہ تم کو غم ہوا بلکہ اس لئے کہ تمہارے غم کا انجام توبہ ہوا کیونکہ تمہارا غم خدا پرستی کا تھا تاکہ تم کو ہماری طرف سے کسی طرح کا نقصان نہ ہو۔(۱۰) کیونکہ خدا پرستی کا غم ایسی توبہ پیدا کرتا ہے جس کا انجام موت ہے اور اس سے پچھتانا نہیں پڑتا مگر دنیا کا غم موت پیدا کرتا ہے۔(۱۱) پس دیکھو اسی بات نے کہ تم خدا پرستی کے طور پر غمگین ہوئے تم میں کس قدر سرگرمی اور عذر اور خفگی اور خوف اور اشتیاق اور جوش اور انتقام پیدا کیا۔ تم نے ہر طرح سے ثابت کردکھایا کہ تم اس امر میں بری ہو۔(۱۲) پس اگرچہ میں نے تم کو لکھا تھا مگر نہ اس کے باعث لکھا جس نے بے انصافی کی اور نہ اس کے باعث جس پر بے انصافی ہوئی بلکہ اس لئے کہ تمہاری سرگرمی جو ہمارے واسطے ہے رب العالمین کے حضور تم پر ظاہر ہوجائے۔(۱۳) اسی لئے ہم کو تسلی ہوئی ہے اور ہماری اس تسلی میں ہم کو ططس کی خوشی کے سبب سے اور بھی زیادہ خوشی ہوئی کیونکہ تم سب کے باعث اس کی روح پھر تازہ ہوگئی۔(۱۴) اور اگر میں نے اس کے سامنے تمہاری بابت کچھ فخر کیا تو شرمندہ نہ ہوا بلکہ جس طرح ہم نے سب باتیں تم سے سچائی سے کہیں اسی طرح جو فخر ہم نے ططس کے سامنے کیا وہ بھی سچ نکلا۔(۱۵) اور جب اس کو تم سب کی فرمانبرداری یاد آتی ہے کہ تم کس طرح ڈرتے اور کانپتے ہوئے اس سے ملے تو اس کی دلی محبت تم سے اور بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے۔(۱٦) میں خوش ہوں کہ ہر بات میں تمہاری طرف سے

میری خاطر جمع ہے۔

رکوع ۸

(۱) اب اے دینی بھائیو! ہم تم کو پروردگارِ عالم کی اس مہربانی کی خبر دیتے ہیں جو مکدنیہ کی جماعتوں پر ہوا ہے۔ (۲) کہ مصیبت کی بڑی آزمائش میں ان کی بڑی خوشی اور سخت غریبی نے ان کی سخاوت کو حد سے زیادہ کردیا۔(۳) اور میں گواہی دیتاہوں کہ انہوں نے مقدور کے موافق بلکہ مقدور سے بھی زیادہ اپنی خوشی سے دیا(۴) اور اس خیرات اور مقدسوں کی خدمت کی شراکت کی بابت ہم سے بڑی منت کے ساتھ درخواست کی۔(۵) اورہماری امید کے موافق ہی نہیں دیا بلکہ اپنے آپ کوپہلے آقاومولاسیدنا مسیح کے اورپھر رضائے الہیٰ سے ہمارے سپرد کیا۔(۶) اس واسطے ہم نے ططس کو نصیحت کی کہ جیسے اس نے پہلے شروع کیا تھاویسے ہی تم میں اس خیرات کے کام کو پورا بھی کرے۔(۷) پس جیسے تم ہر بات میں ایمان اور کلام اور علم اور پوری سرگرمی اور اس محبت میں جوہم سے رکھتے ہو سبقت لے گئے ہوویسے ہی اس خیرات کے کام میں بھی سبقت لے جاؤ۔ (۸) میں حکم کے طور پر نہیں کہتا بلکہ اس لئے کہ اوروں کی سرگرمی سے تمہاری محبت کی سچائی کو آزماؤں۔(۹) کیونکہ تم ہمارے آقاومولاسیدنا عیسیٰ مسیح کی مہربانی کوجانتے ہو کہ وہ اگرچہ دولت مند تھےمگر تمہاری خاطر غریب بن گئے تاکہ تم ان کی غریبی کے سبب سے دولت مند ہوجاؤ۔ (۱۰) اور میں اس امر میں اپنی رائے دیتا ہوں کیونکہ یہ تمہارے لئے مفید ہے اس لئے کہ تم پچھلے سال سے نہ صرف اس کام میں بلکہ اس کے ارادہ میں بھی اول تھے۔(۱۱) پس اب اس کام کو پورا بھی کروتاکہ جیسے تم ارادہ کرنے میں مستعد تھے ویسے ہی مقدور کے موافق تکمیل بھی کرو۔(۱۲) کیونکہ اگر نیت ہو تو خیرات اس کے موافق مقبول ہو گی جوآدمی کے پاس ہے نہ اس کے موافق جواس کے پاس نہیں۔(۱۳) یہ نہیں کہ اوروں کوآرام ملے اور تم کو تکلیف ہو۔(۱۴) بلکہ برابری کے طور پر اس وقت تمہاری دولت سے ان کی کمی پوری ہوتاکہ ان کی دولت سے بھی

تمہاری کمی پوری ہو اور اس طرح برابری ہوجائے۔(۱۵)چنانچہ لکھا ہے کہ جس نے بہت جمع کیا اس کا کچھ زیادہ نہ نکلا اور جس نے تھوڑا جمع کیا اس کا کچھ کم نہ نکلا۔

ططس اور اس کے ساتھی

(۱۶) پروردگار کا شکر ہے جو ططس کے دل میں تمہارے واسطے ویسی ہی سرگرمی پیدا کرتے ہیں۔(۱۷) کیونکہ اس نے ہماری نصیحت کو مان لیا بلکہ بڑا سرگرم ہو کر اپنی خوشی سے تمہاری طرف روانہ ہوا۔(۱۸) اور ہم نے اس کے ساتھ اس بھائی کو بھیجا جس کی تعریف خوشخبری کے سبب سے تمام جماعتوں میں ہوتی ہے۔(۱۹) اور صرف یہی نہیں بلکہ وہ جماعتوں کی طرف سے اس خیرات کے بارے میں ہمارا ہمسفر مقرر ہوا اور ہم یہ خدمت اس لئے کرتے ہیں کہ پروردگارِ عالم کی بزرگی اور ہمارا شوق ظاہر ہو۔(۲۰) اور ہم بچتے رہتے ہیں کہ جس بڑی خیرات کے بارے میں خدمت کرتے ہیں اس کی بابت کوئی ہم پر حرف نہ لائے۔(۲۱) کیونکہ ہم ایسی چیزوں کی تدبیر کرتے ہیں جو نہ صرف پروردگار کے نزدیک بھلی ہیں بلکہ آدمیوں کے نزدیک بھی۔(۲۲) اور ہم نے ان کے ساتھ اپنے اس بھائی کو بھیجا ہے جس کو ہم نے بہت سی باتوں میں بارہا آزما کر سرگرم پایا ہے مگر چونکہ اس کو تم پر بڑا بھروسا ہے اس لئے اب بہت زیادہ سرگرم ہے۔(۲۳) اگر کوئی ططس کی بابت پوچھے تو وہ میرا شریک اور تمہارے واسطے میرا ہم خدمت ہے۔ اگر ہمارے بھائیوں کی بابت پوچھا جائے تو وہ جماعتوں کے قاصد اور سیدنا مسیح کی بزرگی ہیں۔(۲۴) پس اپنی محبت اور ہمارا وہ فخر جو تم پر ہے جماعتوں کے روبرو ان پر ثابت کرو۔

رکوع ۹

(۱) جو خدمت پارساؤں کے واسطے کی جاتی ہے اس کی بابت مجھے تم کو لکھنا فضول ہے۔(۲) کیونکہ میں تمہارا شوق جانتا ہوں جس کے سبب سے مکدنیہ کے لوگوں کے آگے تم پر فخر کرتا ہوں کہ اخیہ کے لوگ پچھلے سال سے تیار ہیں اور تمہاری

سر گرمی نے اکثر لوگوں کو ابھارا ۔ (۳) لیکن میں نے بھائیوں کو اس لئے بھیجا کہ ہم جو فخر اس بارے میں تم پر کرتے ہیں وہ بے اصل نہ ٹھہرے بلکہ تم میرے کہنے کے موافق تیار رہو۔(۴) ایسا نہ ہو کہ اگر مکدنیہ کے لوگ میرے ساتھ آئیں اور تم کو تیار نہ پائیں تو ہم (یہ نہیں کہتے ہیں کہ تم) اس بھروسے کے سبب سے شرمندہ ہوں ۔(۵) اس لئے میں نے بھائیوں سے یہ درخواست کرنا ضرور سمجھا کہ وہ پہلے سے تمہارے پاس جا کر تمہاری موعود بخشش کو پیشتر سے تیار کر رکھیں تاکہ وہ بخشش کی طرح تیار رہے نہ کہ زبردستی کے طور پر۔

(٦) لیکن بات یہ ہے کہ جو تھوڑا بوتا ہے وہ تھوڑا کاٹے گا اور جو بہت بوتا ہے وہ مصیبت کاٹے گا۔(۷) جس قدر ہر ایک نے اپنے دل میں ٹھہرایا اسی قدر دے نہ دریغ کرکے اور نہ لاچاری سے کیونکہ پروردگار خوشی سے دینے والے کو عزیز رکھتے ہیں۔ (۸) اور پروردگار تم پر طرح کی مہربانی کثرت سے کرسکتے ہیں تاکہ تم کو ہمیشہ ہر چیز کافی طور پر ملا کرے اور ہر نیک کام کے لئے تمہارے پاس بہت کچھ موجود رہا کرے۔(۹) چنانچہ لکھاہے کہ

اس نے بکھیرا ہے۔اس نے کنگالوں کو دیا ہے۔

اس کی سچائی ہمیشہ تک باقی رہے گا۔

(۱۰) پس جو بونے والے کے لئے بیج اور کھانے کے لئے روٹی بہم پہنچاتا ہے وہی تمہارے لئے بیج بہم پہنچائے گا اور اس میں ترقی دے گا اور تمہاری سچائی کے پھلوں کو بڑھائے گا۔(۱۱) اور تم ہر چیز کو افراط سے پاکر سب طرح کی سخاوت کروگے جو ہمارے وسیلہ سے رب العالمین کی شکر گزاری کا باعث ہوتی ہے۔(۱۲) کیونکہ اس خدمت کے انجام دینے سے نہ صرف پارساؤں کی احتیاجیں رفع ہوتی ہیں بلکہ بہت لوگوں کی طرف سے پروردگار کی بڑی شکر گزاری ہوتی ہے۔(۱۳) اس لئے کہ جو نیت اس خدمت سے ثابت ہوئی اس کے سبب سے وہ پروردگار کی تمجید کرتےہیں کہ تم سیدنا مسیح کی خوشخبری کا اقرار کرکے

اس پر تابع داری سے عمل کرتے ہو اور ان کی اور سب لوگوں کی مدد کرنے میں سخاوت کرتے ہو۔(۱۴) اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں اور تمہارے مشتاق ہیں اس لئے کہ تم پر پروردگار کی بڑی ہی مہربانی ہے۔(۱۵) شکر پروردگارِ عالم کا ان کی بخشش پر جو بیان سے باہر ہے۔

رکوع ۱۰

(۱) میں پولوس رسول جو تمہارے روبرو عاجز اور پیٹھ پیچھے تم پر دلیر ہوں سیدنا مسیح کا حلم اور نرمی یاد دلا کر خود تم سے التماس کرتا ہوں۔(۲) بلکہ منت کرتا ہوں کہ مجھے حاضر ہو کر اس بے باکی کے ساتھ دلیر نہ ہونا پڑے جس سے میں بعض لوگوں پر دلیر ہونے کا قصد رکھتا ہوں جو ہمیں یوں سمجھتے ہیں کہ ہم جسم کے مطابق زندگی گذارتے ہیں۔(۳) کیونکہ ہم اگرچہ جسم میں زندگی گذارتے ہیں کہ مگر جسم کے طور پر لڑتے نہیں۔(۴) اس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی نہیں بلکہ اللہ وتبارک تعالیٰ کے نزدیک قلعوں کے ڈھادینے کے قابل ہیں۔(۵)چنانچہ ہم تصورات اور ہر ایک اونچی چیز کو جو پروردگار کی پہچان کے برخلاف سر اٹھائے ہوئے ڈھادیتے ہیں اور ہر ایک خیال کو قید کرکے سیدنا مسیح کا فرمانبردار بنادیتے ہیں۔(۶) اور ہم تیار ہیں کہ جب تمہاری فرمانبرداری پوری ہو تو ہر طرح کی نافرمانی کا بدلہ لیں۔(۷) تم تو ان چیزوں پر نظر کرتے ہو جو آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اگر کسی کو اپنے آپ پر یہ بھروسا ہے کہ سیدنا مسیح کا ہے تو اپنے دل میں یہ بھی سوچ لے کہ جیسے کہ وہ سیدنا مسیح کا ہے ویسے ہی ہم بھی ہیں۔(۸) کیونکہ اگر میں اس اختیار پر کچھ زیادہ فخر بھی کروں جو پروردگار نے تمہارے بنانے کے لئے دیا ہے نہ کہ بگاڑنے کے لئے تو میں شرمندہ نہ ہوں گا۔(۹) یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ خطوں کے ذریعے سے تم کو ڈرانے والا نہ ٹھہروں ۔(۱۰) کیونکہ کہتے ہیں کہ اس کے خط تو البتہ موثر اور زبردست ہیں لیکن جب خود موجود ہوتا ہے تو کمزور سا معلوم ہوتا ہے اور اس کی تقریر لچر ہے۔(۱۱) پس ایسا کہنے والا سمجھ رکھے کہ جیسا پیٹھ پیچھے خطوں میں ہمارا کلام ہے ویسا ہی

موجود گی کے وقت ہمارا کام بھی ہوگا۔(۱۲) کیونکہ ہماری یہ جرات نہیں کہ اپنے آپ کو ان چند شخصوں میں شمار کریں یا ان سے کچھ نسبت دیں جو اپنی نیک نامی جتاتے ہیں لیکن وہ خود اپنے آپ کو آپس میں وزن کرکے اوراپنے آپ کو ایک دوسرے سے نسبت دے کرنا دان ٹھہرتے ہیں۔ (۱۳) لیکن ہم اندازہ سے زیادہ فخر نہ کریں گے بلکہ اسی علاقہ کے اندازہ کے موافق جو پروردگار نےہمارے لئے مقرر کیا ہے۔ جس میں تم بھی آگئے ہو۔(۱۴) کیونکہ ہم اپنے آپ کو حد سے زیادہ نہیں بڑھاتے جیسے کہ تم تک نہ پہنچنے کی صورت میں ہوتا بلکہ ہم سیدنا مسیح کی خوشخبری دیتے ہوئے تم تک پہنچ گئے تھے۔(۱۵) اورہم اندازہ سے زیادہ نہیں اوروں کی محنتوں پر فخر کرتے لیکن امیدوارہیں کہ جب تمہارے ایمان میں ترقی ہو تو ہم تمہارے سبب سے اپنے علاقہ کے موافق اور بھی بڑھیں ۔(۱۶) تاکہ تمہاری سرحد سے پرے خوشخبری پہنچادیں نہ کہ غیر کے علاقہ میں بنائی چیزوں پر فخر کریں۔(۱۷) غرض جو فخر کرے وہ پروردگار پر فخر کرے۔(۱۸) کیونکہ جو اپنی نیک نامی جتاتا ہے وہ مقبول نہیں بلکہ جس کو پروردگار نیک نام ٹھہراتے ہے وہی مقبول ہے۔

رکوع ۱۱

(۱) کاش کہ تم میری تھوڑی سے بیوقوفی کی برداشت کرسکتے !ہاں تم میری برداشت کرتے تو ہو۔(۲) مجھے تمہاری بابت پروردگار کی سی غیرت ہے کیونکہ میں نے ایک ہی شوہر کے ساتھ تمہاری نسبت کی ہے تاکہ تم کو پاک دامن کنواری کی مانند سیدنا مسیح کے پاس حاضر کروں۔(۳)لیکن میں ڈرتا ہوں۔کہیں ایسا نہ ہو کہ جس طرح سانپ نےاپنی مکاری سے بی بی حوا کو بہکایا اسی طرح تمہارے خیالات بھی اس خلوص اور پاک دامنی سے ہٹ جائیں جو سیدنا مسیح کے ساتھ ہونی چاہیے۔ (۴) کیونکہ جو آتاہے اگروہ کسی دوسرے عیسیٰ کی تبلیغ کرتاہے جس کی ہم نے تبلیغ نہیں کی یا کوئی اور روح تم کوملتی ہے جو نہ ملی تھی یادوسری خوشخبری ملی جس کو تم نےقبول نہ کیا تھا تو تمہارا برداشت کرنا بجاہے۔(۵) میں تواپنے آپ کو ان افضل

رسولوں سے کچھ کم نہیں سمجھتا۔(٦) اور اگر تقریر میں بے شعور ہوں تو علم کے اعتبار سے تو نہیں بلکہ ہم نے اس کو ہر بات میں تمام آدمیوں پر تمہاری خاطر ظاہر کردیا۔(٧) کیا یہ مجھ سے خطا ہوئی کہ میں نے تمہیں پروردگار کی خوشخبری مفت پہنچا کر اپنے آپ کو پست کیا تاکہ تم بلند ہوجاؤ؟ (٨) میں نے اور جماعتوں کو لوٹا یعنی ان سے اجرت لی تاکہ تمہاری خدمت کروں۔(٩) اور جب میں تمہارے پاس تھا اور حاجت مند ہو گیا تھا تو بھی میں نے کسی پر بوجھ نہیں ڈالا کیونکہ بھائیوں نے مکدنیہ سے آکر میری حاجت کو رفع کردیا تھا اور میں ہر ایک بات میں تم پر بوجھ ڈالنے سے باز رہا اور رہوں گا۔(١٠) سیدنا مسیح کی صداقت کی قسم جو مجھ میں ہے۔اخیہ کے علاقہ میں کوئی شخص مجھے یہ فخر کرنے سے نہ روکے گا۔(١١) کس واسطے؟ کیا اس واسطے کہ میں تم سے محبت نہیں رکھتا؟ اس کو پروردگار جانتے ہیں ۔(١٢)لیکن جو کرتا ہوں وہی کرتا رہوں گا تاکہ موقع ڈھونڈنے والوں کو موقع نہ دوں بلکہ جس بات پر وہ فخر کرتے ہیں اس میں ہم ہی جیسے نکلیں۔(١٣) کیونکہ ایسے لوگ جھوٹے رسول اور دغا بازی سے کام کرنے والے ہیں اور اپنے آپ کو سیدنا مسیح کے رسولوں کے ہم شکل بنالیتے ہیں۔(١٤) اور کچھ عجب نہیں کیونکہ شیطان بھی اپنے آپ کو نورانی فرشتہ کا ہم شکل بنالیتا ہے۔(١٥) پس اگر اس کے خادم بھی سچائی کے خادموں کے ہم شکل بن جائیں تو کچھ بڑی بات نہیں لیکن ان کا انجام ان کے کاموں کے موافق ہوگا۔

(١٦) میں پھر کہتا ہوں کہ مجھے کوئی بیوقوف نہ سمجھے ورنہ بیوقوف ہی سمجھ کر مجھے قبول کرو تاکہ میں بھی تھوڑا سا فخر کروں۔(١٧) جو کچھ میں کہتا ہوں اور پروردگار کے طور نہیں بلکہ گویا بیوقوفی سے اور اس جرات سے کہتا ہوں جو فخر کرنے میں ہوتی ہے۔(١٨) جہاں اور بہتیرے جسمانی طور پر فخر کرتے ہیں میں بھی کروں گا۔(١٩) کیونکہ تم عقل مند ہو کر خوشی سے بیوقوفوں کی برداشت کرتے ہو۔(٢٠) جب کوئی تمہیں غلام بناتا ہے یا کھا جاتا ہے یا پھنسالیتا ہے یا اپنے آپ کو بڑا بناتا ہے یا تمہارے منہ پر طمانچے مارتا ہے تو تم برداشت کرلیتے ہو۔(٢١) میرا یہ کہنا ذلت ہی کے طور پر سہی کہ ہم کمزور سے تھے مگر جس

جس کسی بات میں کوئی دلیر ہے (اگرچہ یہ کہنا بیوقوفی ہے) میں بھی دلیر ہوں۔(۲۲) کیا وہی عبرانی ہیں؟ میں بھی ہوں۔ کیا وہی اسرائیلی ہیں؟ میں بھی ہوں۔ کیا وہی آلِ ابراہیم سے ہیں؟ میں بھی ہوں۔(۲۳) کیا وہی سیدنا مسیح کے خادم ہیں؟ (میرا یہ کہنا دیوانگی ہے) میں زیادہ تر ہوں۔ محنتوں میں زیادہ۔ قید میں زیادہ۔ کوڑے کھانے میں حد سے زیادہ۔ بارہا موت کے خطروں میں رہا ہوں۔(۲۴) میں نے یہودیوں سے پانچ بار ایک کم چالیس چالیس کوڑے کھائے۔(۲۵) تین بات بینت لگے۔ ایک بار سنگسار کیا گیا۔ تین مرتبہ جہاز ٹوٹنے کی بلا میں پڑا۔ ایک رات دن سمند میں کاٹا۔(۲۶) میں بارہا سفر میں۔ دریاؤں کے خطروں میں۔ ڈاکوؤں کے خطروں میں۔ سمندر کے خطروں میں۔ جھوٹے بھائیوں کے خطروں میں۔(۲۷) محنت اور مشقت میں۔ بارہا بیداری کی حالت میں۔ بھوک اور پیاس کی مصیبت میں۔ بارہا فاقہ کشی میں۔ سردی اور ننگے پن کی حالت میں رہا ہوں۔ (۲۸) اور باتوں کے علاوہ جن کا میں ذکر نہیں کرتا سب جماعتوں کی فکر مجھے ہر روز آدباتی ہے۔(۲۹) کس کی کمزوری سے میں کمزور نہیں ہوتا؟ کس کے ٹھوکر کھانے سے میرا دل نہیں دکھتا؟ (۳۰) اگر فخر ہی کرنا ضرور ہے تو ان باتوں پر فخر کروں گا جو میری کمزوری سے متعلق ہیں۔(۳۱) سیدنا عیسیٰ کے پروردگار کی ابد تک حمد ہو وہ جانتے ہیں کہ میں جھوٹ نہیں کہتا۔(۳۲) دمشق میں اس حاکم نے جو بادشاہ ارتاس کی طرف سے تھا میرے پکڑنے کے لئے دمشقیوں کے شہر پر پہرا بٹھا رکھا تھا۔(۳۳) پھر میں ٹوکرے میں کھڑکی کی راہ دیوار پر سے لٹکا دیا گیا اور میں اس کے ہاتھوں سے بچ گیا۔

رکوع ۱۲

(۱) مجھے فخر کرنا ضرور ہوا اگرچہ مفید نہیں۔ پس جو وحی اور کشف پروردگار کی طرف سے عنایت ہوئے ان کا میں ذکر کرتا ہوں۔(۲) میں سیدنا مسیح میں ایک شخص کا جانتا ہوں چودہ برس ہوئے کہ وہ یکایک تیسرے آسمان تک اٹھا لیا گیا۔ نہ مجھے یہ معلوم کہ بدن سمیت نہ یہ معلوم کہ بغیر بدن کے۔ یہ پروردگار کو معلوم ہے۔(۳) اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اس شخص نے

(بدن سمیت یا بغیر بدن کے یہ مجھے معلوم نہیں پروردگار کو معلوم ہے)۔ (۴) یکایک بہشت میں پہنچ کر ایسی باتیں سنیں جو کہنے کی نہیں اور جن کا کہنا آدمی کو روا نہیں۔ (۵) میں ایسے شخص پر تو فخر کروں گا لیکن اپنے آپ پر سوا اپنی کمزوریوں کے فخر نہ کروں گا۔ (۶) اور اگر فخر کرنا چاہوں بھی تو بیوقوف نہ ٹھہروں گا۔ اس لئے کہ سچ بولوں گا مگر تو بھی باز رہتا ہوں تا کہ کوئی مجھے اس سے زیادہ نہ سمجھے جیسا مجھے دیکھتا ہے یا مجھ سے سنتا ہے۔ (۷) اور کشف کی زیادتی کے باعث میرے پھول جانے کے اندیشہ سے میرے جسم میں کانٹا چبھویا گیا یعنی شیطان کا قاصد تا کہ میرے مکے مارے اور میں پھول نہ جاؤں۔ (۸) اس کے بارے میں ، میں نے تین بار پروردگار سے التماس کیا کہ یہ مجھ سے دور ہو جائے۔ (۹) مگر انہوں نے مجھ سے فرمایا میری مہربانی تمہارے لئے کافی ہے کیونکہ میری قدرت کمزوری میں پوری ہوتی ہے۔ پس میں بڑی خوشی سے اپنی کمزوری پر فخر کروں گا تا کہ سیدنا مسیح کی قدرت مجھ پر چھائی رہے۔ (۱۰) اس لئے میں سیدنا مسیح کی خاطر کمزوری میں، بے عزتی میں، احتیاج میں۔ ستائے جانے میں ۔ تنگی میں خوش ہوں کیونکہ جب میں کمزور ہوتا ہوں اسی وقت زور آور ہوتا ہوں۔

اہلِ کرنتھس کی جماعت کے بارے فکر مندی

(۱۱) میں بیوقوف تو بنا مگر تم ہی نے مجھے مجبور کیا کیوں کہ تم کو میری تعریف کرنا چاہیے تھا اس لئے کہ میں ان افضل رسولوں سے کسی بات میں کم نہیں اگرچہ کچھ نہیں ہوں۔ (۱۲) رسول ہونے کی علامتیں کمال صبر کے ساتھ نشانوں اور عجیب کاموں اور معجزوں کے وسیلہ سے تمہارے درمیان ظاہر ہوئیں۔ (۱۳) تم کون سی بات میں اور جماعتوں سے کم ٹھہرے بجز اس کے کہ میں نے تم پر بوجھ نہ ڈالا؟ میری یہ بے انصافی معاف کرو۔

(۱۴) دیکھو یہ تیسری بار میں تمہارے پاس آنے کے لئے تیار ہوں اور تم پر بوجھ نہ ڈالوں گا۔ اس لئے کہ میں تمہارے مال کا نہیں بلکہ تمہارا ہی خواہاں ہوں کہ کیونکہ لڑکوں کو ماں باپ کے لئے جمع کرنا نہیں چاہیے بلکہ ماں باپ کو لڑکوں

کے لئے ۔(۱۵) اور میں تمہاری روحوں کےواسطے بہت خوشی سے خرچ کروں گا بلکہ خود بھی خرچ ہوجاؤں گا ۔ اگر میں تم سے زیادہ محبت رکھوں تو کیا تم مجھ سے محبت رکھو گے ؟ (۱۶) لیکن ممکن ہے کہ میں نے خود تم پر بوجھ نہ ڈالامگر مکار جو ہوا اس لئے تم کو فریب دے کر پھنسالیاہو۔(۱۷) بھلا جنہیں میں نے تمہارے پاس بھیجا کیا ان میں سے کسی کی معرفت دغا کے طور پر تم سے کچھ لے لیا؟ (۱۸) میں نے ططس کو سمجھا کر اس کے ساتھ اس بھائی کو بھیجا۔ پس کیا ططس نے تم سے دغا کے طور پر کچھ لیا؟ کیا ہم دونوں کا چال چلن ایک ہی روح کی ہدایت کے مطابق نہ تھا؟ کیا ہم ایک ہی نقش قدم پر نہ چلے ؟

(۱۹) تم ابھی تک یہی سمجھتے ہوگے کہ ہم تمہارے سامنے عذر کررہے ہیں۔ ہم تو پروردگار کو حاضر جان کر سیدنا مسیح میں بولتے ہیں اور اے پیارو! یہ سب کچھ تمہاری ترقی کے لئے ہے۔(۲۰) کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ میں آکر جیسا تمہیں چاہتا ہوں ویسا نہ پاؤں اورمجھے بھی جیسا تم نہیں چاہتے ویسا ہی پاؤ کہ تم میں جھگڑا ، حسد، غصہ ، تفرقے ، غیب شیخی، اور فساد ہوں۔ (۲۱) اور پھر میں جب آؤں تو میرا پروردگار مجھے تمہارے سامنے عاجز کرے اورمجھے بہتوں کے لئے افسوس کرنا پڑے جنہوں نے پیشتر گناہ کئے ہیں اور اس ناپاکی اور حرام کاری اور شہوت پرستی سے جوان سے سرزد ہوئی توبہ نہیں کی۔

رکوع ۱۳

آخری انتباہ اورسلام

(۱) یہ تیسری بار میں تمہارے پاس آتا ہوں۔ دو یا تین گواہوں کی زبان سے ہر ایک بات ثابت ہوجائے گی۔ (۲) جیسے میں نے جب دوسری دفعہ حاضر تھا توپہلے سے کہہ دیا تھا ویسے ہی اب غیر حاضری میں بھی ان لوگوں سے جنہوں نے پیشتر گناہ کئے ہیں اور ، اور سب لوگوں سے پہلے سے کہہ دیتا ہوں کہ اگر پھر آؤں گا تو در گذر نہ کروں گا۔(۳) کیونکہ تم اس کی دلیل چاہتے ہو کہ سیدنا مسیح مجھ میں بولتے ہیں اور وہ تمہارے واسطے کمزور نہیں بلکہ تم میں زور آور ہیں۔(۴) ہاں وہ کمزوری کے سبب سے مصلوب کئے گئے لیکن پروردگارِ عالم کی قدرت کے سبب سے زندہ ہیں اور ہم بھی ان میں کمزور تو ہیں مگر ان کے ساتھ

پروردگار کی اس قدرت کےسبب سے زندہ ہوں گے جو تمہارے واسطے ہے۔(۵) تم اپنے آپ کو آزماؤ کہ ایمان پر ہو یا نہیں۔ اپنے آپ کو جانچو۔ کیا تم اپنی بابت یہ نہیں جانتے کہ سیدنا عیسیٰ مسیح تم میں ہیں ؟ ورنہ تم نامقبول ہو۔(٦) لیکن میں امید کرتا ہوں کہ تم معلوم کرلوگے کہ ہم تو نامقبول نہیں۔(۷) اورہم پروردگار سے دعا کرتے ہیں کہ تم کچھ بدی نہ کرو۔ نہ اس واسطے کہ ہم مقبول معلوم ہوں بلکہ اس واسطے کہ تم نیکی کروچاہے ہم نامقبول ہی ٹھہریں۔(۸) کیونکہ ہم حق کے برخلاف کچھ نہیں کرسکتے مگر صرف حق کے لئے کرسکتے ہیں۔(۹) جب ہم کمزور ہیں اور تم زورآور ہو توہم خوش ہیں اور یہ دعا بھی کرتے ہیں کہ تم کامل بنو۔(۱۰) اس لئے میں غیر حاضری میں یہ باتیں لکھتا ہوں کہ حاضر ہو کر مجھے اس اختیار کے موافق سختی نہ کرنا پڑے جو پروردگار نے مجھے بنانے کے لئے دیا ہے نہ بگاڑنے کے لئے۔

(۱۱) غرض اے دینی بھائیو! خوش رہو۔ کامل بنو۔ تسلی رکھو۔ یکدل رہو۔ میل ملاپ رکھو تو پروردگار محبت اور میل ملاپ کا چشمہ تمہارے ساتھ ہوگے۔(۱۲) آپس میں پاک بوسہ لے کرسلام کرو۔

(۱۳)سب مقدس لوگ تم کوسلام کہتے ہیں۔

(۱۴) آقا و مولا سیدنا عیسیٰ مسیح کی مہربانی اور پروردگار کی محبت اور روحِ پاک کی شراکت تم سب کے ساتھ ہوتی رہے۔